خواہش نہیں ہے اور مجھے اس ناپائیدار دُنیا میں نہیں رہنا۔ کیونکہ یہاں پر دھن دولت، جوانی وخوبصورتی سب کے سب غیر مستقل ہیں، انکا کوئی بھروسہ نہیں ہے، چند دن میں انسان کی حالت تبدیل ہوکر کچھ کی کچھ ہو جاتی ہے، مستقل اور پائیدار صرف ایک جِن راج کا دھرم ہے، جس پر چلنے سے نجات ہو جاتی ہے۔ جس قدر رشتہ دار وتعلقدار ہیں وہ سب مطلب کے یار ہیں۔ بغیر مطلب کے کوئی اس کا روادار نہیں ہے۔ میرے گورومہاراج نے ایسا ہی بتلایا ہے جو کہ بالکل دُرست ہے ذرا بھی شک کرنے کی جگہ نہیں ہے۔ جب کسی شخص کو یہ معلوم ہو جاوے کہ کھانے میں زہر ملی ہوئی ہے۔ اُس کو کون ایسا بیوقوف ہے جو استعمال میں لائے، بالکل نہیں کھائیگا۔ جمبو کمار کی یہ بات سُن کر دُلہنوں کے والدین کو بُلوالیا۔ تب سب نے جو کہ تعداد میں اٹھارہ تھے ایک مشورہ کر کے جمبو کمار اور اُن کی بیویوں کو سمجھانے لگے۔ کہ تم سب لوگ ہم کو کس عمر میں چھوڑتے ہو کیا تم لوگوں کو ذرا سی بھی شرم نہیں آتی، ہم نے تم کو بڑی محنت ومشقت سے پرورش کر کے بڑا کیا ہے اُس کا یہ پھل دیتے ہو، کہ بڑھاپے میں چھوڑ کر جا رہے ہو۔ کچھ شرم کرنی چاہئے، ایسا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ ہم لوگوں سے تمہاری جدائی برداشت نہ ہوگی۔ ہماری حالت کو دیکھ کر

کچھ رحم کرنا چاہئے۔ جمبو کمار کی والدہ نے کہا کہ بیٹا میں تم کو کس طرح جانے دوں گی۔ جمبو کمار بولے، کہ اے ماں آپ تو موہ میں بندھے ہوئے ہو، یہ بتلا یئے کہ دُنیا میں آج تک کوئی زندہ بھی رہا، آخر میں سب کو یہاں سے چلے جانا پڑتا ہے۔ کس کس کے وسطہ روؤ گی کٹنب کی محبت ہمیشہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کوئی کسی کو رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ سب کے سب چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ کٹنب قبیلہ دیکھتا ہی رہ جاتا ہے۔ دُنیا میں رہنے سے کوئی غرض پوری نہیں ہوتی ہے۔ کال جیوؤں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح شیر مرگ کو میں تو آپ جِن مہاراج کی سرن لونگا۔ سری سودھرما سوامی کی سیوا بھگت میں رہونگا۔ آپ کو بھی یہ واجب ہے کہ سادھو ورتی اختیار کرلیں۔ کال کا چکّر مانند ارہٹ کے ہے اور جو دن رات کی ساٹھ گھڑیاں ہیں وہ ارہٹ کی مال ہے اور جوایو کہا ہے وہ پانی ہے جس کو ہر وقت کنواں سے نکال رہا ہے اور چاند اور سورج دو بیل ہیں، جو کہ شب و روز ارہٹ کو چلا رہے ہیں۔ چاروں گتی کنواں ہیں جس میں گھومنا پڑتا ہے۔ جبکہ ایک کنواں خشک ہوگیا دوسرے میں جاڈالا دیدہ و دانستہ کرموں کے جال میں پھنسا ہوا تکلیف پا رہا ہے، نکلنے کی کوشش نہیں کرتا ہے۔ بلکہ اُلٹی کاروائی کر کے زیادہ تکلیف پاتا ہے۔ سوائے

موکش کے کسی گتی میں آرام نہیں ہے اور نہ وہاں کال کا مان پہنچتا ہے۔ لوگوں کا اس طرف کچھ خیال نہیں ہے اور نہ جنم و مرن کا خوف ہے۔ اگر آپ اس تکلیف سے بچنا چاہتے ہیں تو پانچ مہابرت لیجئے اور جن راج کی آن مانئے۔ پتا جی جیسے مائی جساں اور بھگو نام پروہت نے اپنے والدین کے ساتھ سچّی محبت کی تھی ویسی آپ بھی میرے ساتھ کریں۔ ایسا کرنے سے آپ کی جگت میں بڑی بھاری نیک نامی اور کیرتی ہوگی۔ پرلوک میں بڑا آرام ملے گا۔ گورو کے چرنوں میں لگو تا کہ کرموں کی فوج کو شکست ہوجائے اور اپنی فتح ہوجائے۔ نیز گورو کی سیوا کرنے سے تمام تکلیفیں دور ہوجاتی ہیں۔ سوائے سچّے گورو کے اور جتنے بھی لوگ اس دُنیا میں ہیں وہ سب مطلبی ہیں۔ جب تک مطلب پورا نہیں ہوتا تب تک محبت و پیار کرتے ہیں جب کام نکلا پھر تو کون اور میں کون۔ جو شخص غفلت میں رہے گا وہ ٹھگا جائے گا۔ اس واسطہ اے میرے ماتا، پتا صدق دل سے دھرم پر چلو تا کہ یہ انسان کا جنم کامیاب ہوجائے، اور پاپ کا سرمایہ جلدی ختم ہوجائے۔ پھر موکش میں ڈیرہ جا لگے یعنی نجات ہوجائے۔ اس طرح سے وہ سب سمجھ گئے اور کہنے لگے کہ آفرین صد آفرین تیری اس عقل پر کہاں تک تیرے گن ظاہر کئے جائیں۔ ہم سے

ہونہیں سکتے، تیرے بغیر ہمارا گھر میں رہنا نہایت ہی نا مناسب ہے جیسے نمک کے بغیر تمام کھانے بے مزّہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے تیرے بغیر یہ گھر بُرا دکھلائی دیگا اور تیرے بغیر ہمارے سب کام نکمے ہیں تو ایسا لائق بیٹا پیدا ہوا ہے۔ جس نے سب کا پارنستارہ کر دیا۔ اب تو ہم بھی اپنی آتما کو سنواریں گے اور تمہارے ساتھ سنجم لیں گے۔

یہ خبر مہاراجہ کونک تک پہنچی، اس خبر کے تھوڑی دیر بعد پر بھاچور معہ پانچ سو ہمراہیوں کے راجہ کے دربار میں حاضر ہو کر دست بستہ باادب عرض کرنے لگا کہ مہاراج میں نے آپ کے دیس میں بہت چوریاں کی تھیں۔ اب مجھے معافی دیجئے کیونکہ میں نے اب دھرم کا سچّا راستہ پالیا ہے اور چوری کو ترک کر دیا ہے۔ راجہ نے کہا اے چوروں کے سردار تجھ کو ایسا گیان کس طرح سے حاصل ہوا۔ اُس سردار نے جمبو کمار کی کُل داستان سُنائی۔ پھر راجہ بولا کہ اے سردار تم ہمارے پاس رہو کسی طرح کا خوف وفکر تم کو کُل خرچ خزانہ سے ملے گا۔ آرام سے اپنی زندگی بسر کرو۔ چوروں کے سردار نے جواب دیا کہ مہاراج میں نے آپ کا خوف آج تک نہیں مانا تھا اب موت سے ڈر لگتا ہے۔ اُس سے بھاگنے کی طاقت نہیں ہے۔ اب میں

جن راج کی بھگتی کروں گا اور سچّے دھرم کے راستہ پر چلوں گا۔ راجہ کہنے لگے کہ آفرین صد آفرین جس نے اِس طرف خیال لگایا۔ میں نے ایسے جیو دُنیا میں بہت ہی کم دیکھے ہیں جو اس طرح دُنیا کو ترک کر کے عبادت کی طرف لگتے ہیں۔ یہ بات تمام شہر میں مشہور ہوگئی کہ جمبو کمار آج یوگ لیں گے اور پر بھا جسے چوروں کو بھی اوپدیش سے درست کر دیا وہ بھی اُس کے ساتھ یوگ لے گا۔

تمام لوگ جمبو کمار کی بڑائی کرنے لگے اور کہنے لگے کہ دھن ہے جمبو کمار دھن ہے تیرے پرنام اور دھن ہے وہ خاندان جس میں تو پیدا ہوا اور دھن ہے تیرے ماتا پتا جن کا تو بیٹا ہے۔ یہ آواز سُن کر راجہ بھی کہنے لگا کہ دھن ہے جو کہ اس جوانی میں اس قدر جاہ وحشمت چھوڑ کر تارک الدنیا ہوتا ہے۔ یہ سوچ کر خیال کیا کہ ایسے شخصوں کے درشن کرنے مناسب ہیں۔ اُسی وقت سوار ہو کر سیٹھ کے مکان پر آیا۔ جمبو کمار کے درشن کر کے بہت ہی خوش ہوا اور کہنے لگا کہ تم کیوں سادھو ہوتے ہو۔ میرے زیر سایہ بڑے امن وامان سے عیش کرو تم کو کسی طرح کی تکلیف نہیں ہونے دونگا۔ جمبو کمار نے جواب دیا کہ مہاراج آپ نے جو فرمایا وہ سب ٹھیک ہے مگر اس دُنیا میں میری موت سے